التمثيلات النصوصية

في

الخاصيات الصرفية

عبيد العطّار علي إعجاز المدني

غفر الله ذنبه الخفي والجلي

جامعة المدينة

هيوستن، تيكساس أمريكا

المكتبة

دار الكتب البحثية

التمثيلات النصوصيّة في الخاصّيّات الصرفيّة

عبيد العطّار علي إعجاز المدني
غفر الله ذنبه الخفيّ والجليّ

دار الكتب البحثيّة
هيوستن أمريكا

الموضوع: خاصيات أبواب الصرف

العنوان: التمثيلات النصوصية في الخاصيات الصرفية

المصنّف: عبيد العطّار أبو حنظلة علي إعجاز المدني عفي عنه ...

الإشراف الطباعي: دار الكتب البحثية هيوستن أمريكا ...

عدد الصفحات: 23

الطبعة الأولى: 03/27/2022

عنوان بريديّ:

13130 Alston Road, Sugar Land, TX 77478

هاتف: +923004771168/+13463815752

البريد الإليكتروني: aliijazif@hotmail.com

عملت في هذا

عرّفت الخاصّيّات بعبارات مختصرة ...

وذكرت التوضيحات بلفظات سهلة ...

واهتممت التفهيمات بجملات جامعة ...

وزيّنت الجزئيات بآيات قرآنية فإن لم أجد فبأحاديث نبوية وإن لم أجد فبأمثلة متداولة ثم لم أفز بأمثلة الخاصيات السبعة في القرآن ولا في الحديث لقلة علمي وإن وجدها أحد من القارئين بعد التأمل فيهما فليعلمني بها ...

والتزمت بتراجم أرديّة من كنز الإيمان ولكن في بعض المواضع ذكرت تراجم الآيات من عند نفسي ليسهل الفهم على القارئين ...

تقریظ

از قلم: مفتی علامہ حافظ محمد فاروق اعظم ساقی جلالی (پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر)

الحمد للہ ذی المجد والعُلی والصّلوۃ والسلام علی من اصطفی امّا بعد

برادرم، ہم جماعت اور میری آئیڈیل شخصیت جناب علی اعجاز مدنی عفی عنہ جس طرح اپنے اخلاق و کردار میں یکتا ہیں یونہی اپنی تحریر، تقریر اور تحقیق میں بھی یکتا ہیں بالخصوص زیرِ نظر کتاب "التمثيلات النصوصيّة في الخاصّيات الصرفيّة" آپ کی لیاقت، قابلیت اور انفراد بلکہ غیر معمولی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ کتابِ ہذا میں، علم صرف کے ابواب میں موجود خاصیات کا آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور اقوالِ بزرگانِ دین میں استعمال بتایا گیا ہے اور ہر خاصیت کے تحت چند ایک اَمثلہ قرآن و حدیث اور آثار سے ذکر کی گئی ہیں۔ جب یہ کتاب مجھے تقریظ کے لیے پیش کی گئی تو میں نے بھی ایک حدیث سنا کر، ان سے خاصیاتِ ابواب کے حوالے سے راہنمائی لی کہ ابن ماجہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "إن هذا القرآن نزل بحزن فإذا قرأتموه فابكوا فإن لم تبكوا فتباكوا" اس حدیث کے لفظ "فتباکوا" میں کون سی خاصیت پائی جا رہی ہے کہ "فتباکوا" کا ترجمہ رونے جیسی شکل بنالو کیا جاتا ہے، تو آپ نے فرمایا اس میں تکلف،

تعمل اور طلبِ ماخذ کی خاصیات پائی جارہی ہیں۔ اللہ رب العزت بطفیل سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم، اپنے اس بندے علی اعجاز کی کوشش کو قبول فرمائے اور امت مسلمہ کو ان سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر میں میری ایک رائے ہے کہ دیگر فنون، جیسے منطق، بلاغت اور فلسفہ میں بھی اسی انداز میں قلم اٹھائیں اور ان فنون کی بنیادی کتب پر اَمثلہ، قرآن، احادیث اور آثار سے جمع کر کے تحریر فرمائیں۔ شکریہ

المقدّمة

الحمد لله المفيض الخيرات الواهب البركات والصلاة على محمد خاتم الرسالات صلّى الله عليه وعلى آله الطيِّبِينَ والطيِّبات صلاة دائمة دوام الأرض والسموات وأما بعد ...

فأعوذ بالله من الشيطن الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

هذا كتاب قليل المباني كثير المعاني سهل للحفظ والتناول وكتبته امتثال من لا يسعني مخالفته فسمّيته بِـ"التمثيلات النصوصية في الخاصيات الصرفية" رجاء أن أذكر في صالح أدعية الطلباء والعلماء وأرجوا منهم أن يُطْلِعوني في كتابي هذا على الزلّات والتسامحات فهم يجدوني شاكرا ...

ضروری باتیں

خاصّیات خاصّیّت کی جمع ہے، جس کا لغوی معنی خصوصیت ہے اوراصطلاحی معنی، فعل میں موجود ایسی خصوصیت جو لغوی معنی کے علاوہ ہو، جیسے: "يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ"[1] میں "یذبّحون" تذبیح سے ہے، اور تذبیح کا لغوی معنی ذبح کرنا ہے اور اس معنی میں موجود تدریج خصوصیت ہے جس کو خاصیت کانام دیا جاتا ہے لہذا ترجمہ ہو گا: فرعونی عملہ نے بالتدریج بچوں کو ذبح کیا یعنی ان کو جہاں کہیں سے، کسی لڑکے کی پیدائش کی خبر ملی انہوں نے اس کو ذبح کر دیا۔ خاصّیّت میں "ي" مصدری ہے جیسے ربوبیّت میں "ي" مصدری ہے اور خاصّیّت کا خاصّہ پر اطلاق بطور مبالغہ ہوتا ہے، جیسے: "وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ"[2] میں رحمت کا ذات نبوی پر اطلاق بطور مبالغہ ہوتا ہے۔

یاد رہے خاصّیات کو سمجھنے کے لیے، پہلے دو چیزوں یعنی ماخذ اور مدلولِ ماخذ کا سمجھنا از حد ضروری ہے۔ ماخذ سے مراد ایسا مادہ جس سے فعل بنا ہو، برابر ہے وہ (مادہ) مصدر ہو یا اسم جامد جبکہ مدلولِ ماخذ سے مراد ایسا معنی ہے جس پر وہ (مادہ) دلالت کرے، جیسے: "یذبّحون" کا ماخذ "ذبح" جو کہ مصدر ہے اور اس کی دلالت، ذبح کرنے پر ہے جو کہ

---

[1] ترجمہ: وہ تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے۔ سورۃ البقرۃ، آیت: 49.

[2] ترجمہ: اور ہم نے تمھیں تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا۔ سورۃ الأنبیاء، آیت: 107.

مدلولِ ماخذ ہے اور ایسے ہی فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: "دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ[3]" میں "يَرِيب" کا ماخذ "ريب" ہے اور اس کی دلالت شک پر ہے جو کہ مدلولِ ماخذ ہے اور "ريب" خود اسم جامد ہے۔ پھر ضروری نہیں کہ ایک فعل میں، ایک وقت میں، صرف ایک ہی خاصیت پائی جائے بلکہ بعض اوقات ایک سے زائد خاصیات بھی پائی جاسکتی ہیں، جیسے: "إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ[4]" میں "أجرموا" فعل ہے جس کا ماخذ "جرم" ہے اور اس فعل میں بیک وقت تین خاصیات موجود ہیں اور وہ تمثّلِ ماخذ، تخییر اور صیرورت ہیں یعنی جو لوگ جرم کو عمل میں لائے یا جنہوں نے جرم اختیار کیا یا جو صاحبِ جرم ہوئے وہ ایمان والوں پر ہنستے ہیں۔

---

[3] ترجمہ: جو چیز تمھیں شک میں ڈالے اس کو چھوڑ دو اور اس کو اختیار کرو جو شک میں نہ ڈالے۔ سنن نسائی، کتاب الأشربۃ، باب الحث علی ترک الشبہات، 8/327.

[4] ترجمہ: بے شک مجرم لوگ ایمان والوں سے ہنستے ہیں۔ سورۃ المطففین، آیت:29.

خاصیات مندرجہ ذیل ہیں

1. **اخراجِ ماخذ:** فاعل کا مفعول سے ماخذ نکالنا اخراجِ ماخذ ہے، جیسے: "وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَن مَّعَهُ"[5] میں "يَطَّيَّرُوْا" فعل ہے اور "طيرة" اس کا ماخذ ہے جبکہ بدشگونی یا نحوست مدلولِ ماخذ ہے۔اسی طرح: "بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ"[6] میں "يدمغ" فعل ہے اور ماخذ "دماغ" جبکہ مدلول ماخذ بھیجا ہے یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جب ہم حق کو باطل پر مارتے ہیں تو حق، باطل کا بھیجا نکال باہر پھینکتا ہے۔

2. **الزام:** فعل متعدی کو فعل لازم بنانا الزام کہلاتا ہے، جیسے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ"[7] میں "الحمد لله" اصل میں "حَمِدْتُ حَمْدًا لِلّٰهِ" تھا پھر "حَمِدتُ" فعل اور فاعل کو حذف کر کے "حمدا" مصدر کو اس کی جگہ پر رکھ کر اوردوامِ نسبت کی خاطر ، رفع دے کر جملہ فعلیہ سے جملہ اسمیہ بنادیا اور ذہن میں رہے ایسا جملہ، اسمیۃ الجملہ کہلاتا ہے بہر حال "حمدت" باب سمع سے فعل متعدی ہے یعنی

---

[5] ترجمہ: اگر ان کو کوئی برائی پہنچتی تو وہ موسی اور انکے ماننے والوں سے نحوست کا پہلو نکالتے۔سورۃ الأعراف، آیت:131.

[6] ترجمہ: بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینکتے ہیں تو وہ اس کا دماغ توڑ دیتا ہے تو جبھی وہ مٹ کر رہ جاتا ہے۔سورۃ الانبیاء، آیت:18.

[7] ترجمہ: سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہاں والوں کا۔سورۃ الفاتحۃ، آیت: 1.

میں نے اللہ کی تعریف کی لیکن جب اس کو باب افعال سے مشتق کریں تو فعل لازم بن جاتا ہے لہذا "أحمدتُ" کا ترجمہ ہو گا میں قابلِ تعریف ہوا۔

3.ابتداء: اس کی دو صورتیں ہیں:۔

الف. کسی معنی کی خاطر، ایسے مزید فیہ کو لانا ، جس کا مجرد ہی نہ ہو، جیسے: "وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْإِيْمَانِ"[8] میں "ألقاب" لقب کی جمع ہے اور اس سے "تلقیب" آتا ہے اور "تلقیب" ایسا مزید فیہ ہے جس کا مجرد اصلا نہیں، جیسے: "لُقِّبَ زَيْدٌ بِأَسَدِ اللهِ" یعنی زید اسد اللہ کے لقب سے ملقّب ہوا۔

ب. کسی معنی کی خاطر، ایسے مزید فیہ کا آنا، جس کا مجرد تو ہو لیکن اس کا کچھ اور معنی ہو، جیسے: "الَّذِينَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا"[9] میں "يُسَبِّحُوْنَ" مزید فیہ ہے جس کا معنی تسبیح بیان کرنا ہے جبکہ مجرد میں اس کا معنی تیرنا ہے، جیسے: "وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

---

[8] ترجمہ: ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا۔ سورۃ الحجرات، آیت: 11.

[9] ترجمہ: اور وہ جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور اس پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں۔ سورۃ المؤمن، آیت: 7.

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ[10]"میں"يَسْبَحُوْنَ"مجرد ہے اور اس کا معنی تسبیح کرنا نہیں بلکہ کچھ اور ہے یعنی تیرنا۔

4.اطعام ماخذ: فاعل کا مفعول کو ماخذ کھلانا، جیسے :"إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَّ لَا شُكُوْرًا[11]"میں"نُطْعِمُ"فعل ہے اور اس کا ماخذ"طعام" ہے جو فاعل نے مفعول کو کھلایا ہے۔

5.اعطائے ماخذ: فاعل کا مفعول کو ماخذ عطا کرنا، جیسے :"إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِيْ إِمَامٍ مُّبِيْنٍ[12]"میں "نُحْيِ"فعل ہے اور "حياة" ماخذ ہے جو فاعل مفعول یعنی"موتی"کو عطا کرے گا۔

---

[10]ترجمہ: اور وہ ہی ہے جس نے بنائے رات اور دن اور سورج اور چاند ہر ایک ایک گھیرے میں تیر رہا ہے۔ سورۃ الانبیاء، آیت:33.

[11]ترجمہ: ہم تمہیں خاص اللہ کی رضا کے لیے کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ تو بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔ سورۃ الدھر، آیت:9.

[12]ترجمہ: بے شک ہم مردوں کو زندہ کریں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور ان کے پیچھے چھوڑے ہوئے نشانات کو اور ایک ظاہر کر دینے والی کتاب میں ہر چیز ہم نے شمار کر رکھی ہے۔ سورہ یسین، آیت:12.

6.الباس ماخذ: فاعل کا مفعول کو ماخذ پہنانا، جیسے: "يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ[13]" میں "یحلّون" فعل ہے جس کا ماخذ "حَلْيٌ" یعنی زیور ہے اور یہ ماخذ جنت میں اللہ تعالی جنتیوں کو پہنائے گا۔

7.تدریج: فاعل کا ماخذ کو آہستہ آہستہ بجالانا، جیسے: "إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ[14]" میں "نزّلنا" فعل ہے اور اس کا ماخذ "نزول" ہے جس میں تدریج کے معنی ہے گویا اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہم نے قرآن تدریجاً یعنی موقع کی مناسبت سے تقریبا تیئس (23) سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا اتارا۔

8.تکلّف: فاعل کا اپنے اندر ماخذ بتکلف ظاہر کرنا، جیسے: "سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ[15]" میں "یتکبّرون" ایسا فعل ہے جس کا ماخذ "کبر" ہے اور اسی کا بتکلف متکبر لوگ زمین پر اظہار کرتے ہیں یعنی وہ حقیقت میں بڑے ہیں نہیں لیکن بتکلف بڑے بننے کی کوشش میں ہیں۔

---

[13] ترجمہ: وہ اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ سورۃ الکھف، آیت: 31.

[14] ترجمہ: بے شک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ سورۃ الحجر، آیت: 9.

[15] ترجمہ: میں اپنی آیتوں سے انہیں پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق بڑائی چاہتے ہیں۔ سورۃ الاعراف، آیت: 146.

9.تصرّف: فاعل کا ماخذ میں محنت اور کوشش کرنا، جیسے: "وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ"[16] میں "اکتسبت" فعل ہے اور اس کا ماخذ "کسب" ہے جس میں فاعل نے محنت اور کوشش کی ہے۔

10.سلبِ ماخذ: فاعل سے ماخذ کا دور ہونا یا فاعل کا اپنے سے ماخذ کو دور کرنا، جیسے: "وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ"[17] میں "یطیقون" فعل ہے اور اس کا ماخذ "طاقۃ" ہے جس کا بوڑھے اور کمزور لوگوں سے سلب ہوا۔یہی وجہ ہے کہ شریعت نے ان کو ہر روزہ کے عوض ایک فدیہ دینے کا پابند کیا۔اسی طرح: "فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوْا"[18] میں "أقسطوا" فعل ہے اور اس کا ماخذ "قَسط" یا "قُسوط" ہے جس کا معنی جور یعنی ظلم ہے اور اس کو اپنے سے دور کرنے کا فاعل کو حکم ہے۔

---

[16] ترجمہ: نفس نے کسبِ شر میں جو کوشش کی اس کا وبال نفس پر ہے۔ سورۃ البقرۃ، آیت: 286.

[17] ترجمہ: اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو ان پر ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے۔ سورۃ البقرۃ، آیت:184.

[18] ترجمہ: پھر اگر پلٹ آئیں تو انصاف کے ساتھ اصلاح کر دو اور ظلم دور کر دو۔ سورۃ الحجرات، آیت:9.

11.تعدیہ: اس کی تین صورتیں ہیں:۔

الف. لازم کو متعدی بنانا، جیسے: "إِنَّ اللهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ[19]" میں "یدخل" فعل ہے جو کہ مزید فیہ میں متعدی ہے جبکہ مجرد میں لازم، جیسے: "يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ[20] " میں "ادخلوا" فعل ہے جس کا ماخذ "دخول" ہے جو کہ مجرد میں لازم ہے اور بظاہر جو مفعول نظر آ رہا ہے، مفعول فیہ ہے، مفعول بہ نہیں۔ یاد رہے فعل متعدی وہ ہوتا ہے جس کو اپنا معنی مکمل کرنے کے لیے مفعول بہ کی حاجت ہو۔

ب. متعدی بیک مفعول کو متعدی بدو مفعول بنانا، جیسے: "فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ[21]" میں "غشي" فعل متعدی بیک مفعول ہے لیکن یہی جب بابِ تفعیل سے آتا ہے تو متعدی بدو مفعول ہوتا ہے، جیسے: "إِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً[22]" میں "يغشّي" فعل، متعدی بدو مفعول ہے۔

---

[19] ترجمہ: اللہ داخل کرے گا انہیں جو ایمان لائے اور بھلے کام کئے باغوں میں۔ سورۃ الحج، آیت:14.

[20] ترجمہ: اے قوم اس پاک زمین میں داخل ہو جاؤ۔ سورۃ المائدۃ، آیت:21.

[21] ترجمہ: دریا نے ڈھانپ لیا جیسا انہیں ڈھانپ لیا۔ سورہ طٰہ، آیت: 78.

[22] ترجمہ: یاد کرو جب اس نے اپنی طرف سے تمہاری تسکین کے لیے تم پر اونگھ ڈال دی۔ سورۃ الانفال، آیت:11.

ت. متعدی بدو مفعول کو متعدی بسہ مفعول بنانا، جیسے: "فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ"[23] میں "علمتموا" فعل متعدی بدو مفعول ہے جبکہ یہی مزید فیہ میں متعدی بسہ مفعول ہے جیسے: "أَعْلَمْتُهُ زَيْدًا فَاضِلًا"[24]۔

12. اتّخاذ: اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:۔

الف. فاعل کا مفعول کو ماخذ میں لینا، جیسے: "ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ"[25] اس میں "أقبر" فعل ہے اور فاعل، ذات باری تعالی ہے جبکہ مفعول ضمیر منصوب متصل ہے اور ماخذ "قبر" ہے یعنی اللہ تعالی نے اسے موت دی پھر اسے قبر میں لیا۔

ب. فاعل کا ماخذ اختیار کرنا، جیسے: "كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا"[26] میں "لا تسرفوا" فعل ہے اور "أنتم" ضمیر مرفوع مستتر فاعل ہے جبکہ "سرف" ماخذ ہے جس کا معنی حد سے تجاوز کرنا ہے، تو مطلب ہوا کہ تم کھاؤ، پیو اور اسراف نہ کرو یعنی سرف اختیار نہ کرو۔

---

[23] ترجمہ: پھر اگر وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں۔ سورۃ الممتحنۃ، آیت: 10.

[24] ترجمہ: میں نے اسے بتایا کہ زید فاضل ہے۔

[25] ترجمہ: پھر اسے موت دی پھر اسے قبر میں رکھوایا۔ سورۃ عبس، آیت: 21.

[26] ترجمہ: کھاؤ اور پیو اور اسراف مت کرو۔ سورۃ الاعراف، آیت: 31.

ت. فاعل کا کسی چیز کو ماخذ بنانا، جیسے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ [27]" میں "لا تحرّموا" فعل ہے اور "أنتم" ضمیر مرفوع مستتر فاعل ہے اور ماخذ "حرام" ہے تو معنی ہوا "اے ایمان والو! جن پاک چیزوں کو اللہ تعالی نے تمہارے لیے حلال کیا ہے، ان کو اپنے لیے ماخذ یعنی حرام نہ بناؤ۔

13. **بلوغ:** فاعل کا ماخذ میں داخل ہونا یا ماخذ کے مرتبہ کو پہنچنا، جیسے: "فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ [28]" میں "تمسون" اور "تصبحون" دونوں افعال ہیں اور دونوں میں "أنتم" ضمیر مرفوع مستتر فاعل ہے جبکہ "مساء" اور "صبح" ماخذ ہیں جن میں فاعل داخل ہوا اور ایسے ہی: "ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى [29]" میں "دنا" فعل ہے اور فاعل ضمیر غائب مرفوع مستتر ہے جبکہ "دُنُوٌّ" ماخذ ہے اور یہ ایسا مرتبہ ہے جسے فاعل نے اللہ کے فضل سے پایا ہے۔

---

[27] ترجمہ: اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ قرار دو جنہیں اللہ نے تمہارے لیے حلال فرمایا۔ سورۃ المائدہ، آیت: 87.

[28] ترجمہ: تو اللہ کی پاکی بیان کرو جب شام کرو اور جب صبح کرو۔ سورۃ الروم: آیت: 17.

[29] ترجمہ: پھر وہ جلوہ قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیا۔ سورۃ النجم، آیت: 8.

14.وقوع ماخذ:فاعل کا ماخذ میں واقع ہونا، جیسے: "إِنِّيٓ أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ[30]"میں "أخاف" فعل ہے اور اس کا ماخذ "خوف" ہے جس میں فاعل واقع ہوا۔

15.وجدان:فاعل کا مفعول کے اندر صفتِ ماخذ پانا، جیسے: "لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ[31]"میں "توقّروا" فعل ہے اور فاعل کو صفتِ ماخذ یعنی "وقار" مفعول میں محسوس کرنے کا حکم ہے۔

16.نسبت بماخذ:فاعل کا مفعول کی طرف صفتِ ماخذ منسوب کرنا، جیسے: "فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ[32]"میں "یحکّمون" فعل ہے جس میں فاعل کو صفتِ ماخذ یعنی "حَکَم" بنانے کی نسبت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنے کا مکلّف بنایا گیا ہے۔

---

[30] ترجمہ: میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمٰن کی طرف سے کوئی عذاب پہنچے۔ سورۃ مریم، آیت:45.

[31] ترجمہ: تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔ سورۃ الفتح، آیت:9.

[32] ترجمہ: تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔ سورۃ النساء، آیت:65.

17. مغالبہ: دو میں سے ایک کا دوسرے پر معنی مصدری میں غالب آنا، جیسے: "فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ"[33] یعنی اے مسلمانوں اگر کافروں کی تمہارے ساتھ باہمی لڑائی ہو تو تم غالب آکر ان کو قتل کردو۔

18. مشارکت: کسی فعل میں دو کا اس طرح شریک ہونا کہ دونوں میں سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی ہو، جیسے: "قَاتِلُوا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ"[34] یعنی اے مسلمانوں! تم اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے کافروں کے ساتھ باہم لڑو۔

19. موافقت: فعل کا دو ابواب سے آنے کے باوجود معنی میں ایک ہونا، جیسے: "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ"[35] اور "فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ"[36]، پہلی آیت میں "کرّمنا" باب تفعیل سے ہے اور دوسری آیت میں "أكرم" باب افعال سے ہے اور دونوں کا معنی تکریم ہے یعنی عزت دینا۔

---

[33] ترجمہ: اگر وہ تم سے لڑیں تو تم ان قتل کردو۔ سورۃ البقرۃ، آیت: 191.

[34] ترجمہ: اللہ کی راہ میں لڑو ان سے جو تم سے لڑتے ہیں۔ سورۃ البقرۃ، آیت: 190.

[35] ترجمہ: بے شک ہم نے اولاد آدم کو عزت دی۔ سورۃ بنی اسرائیل، آیت: 70.

[36] ترجمہ: کہ رب اس کو جاہ اور عزت دے۔ سورۃ الفجر، آیت: 15.

20.مبالغہ: ماخذ میں معنی کی زیادتی ہونا، جیسے: "يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ[37]" میں "تبیضّ" فعل ہے اور اس کا ماخذ "بیاض" ہے جس میں معنی کی زیادتی ہے یعنی اسُ دن کچھ چہرے خوب سفید ہوں گے۔

21.لزوم: ماخذ میں لزوم کا ہونا یعنی فعل کا لازم ہو کر استعمال ہونا، جیسے: "فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا[38]" میں "انفجرت" فعل ہے جو لازما ہے۔

22.لون: ماخذ میں رنگ کے معنی پائے جانا، جیسے: "تَسْوَدُّ وُجُوهٌ[39]" میں "تسودّ" فعل ہے اور اس کا ماخذ "سواد" ہے جس میں رنگ کے معنی ہیں یعنی اس دن کچھ چہرے کالے ہوں گے۔

23.تصییر: فاعل کا مفعول کو صاحبِ ماخذ بنانا، جیسے: "وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ[40]" میں "یعصم" فعل ہے جس میں فاعل نے مفعول کو یعنی سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ ماخذ یعنی صاحبِ عصمت بنایا ہے۔

---

[37] ترجمہ: اور اس دن کچھ منہ نکھرے ہوں گے۔ سورۃ آل عمران، آیت:106.

[38] ترجمہ: تو فورا اس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے۔ سورۃ البقرۃ، آیت:60.

[39] ترجمہ: اور اس دن کچھ منہ کالے ہوں گے۔ سورۃ آل عمران، آیت:106.

[40] ترجمہ: اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے۔ سورۃ المائدۃ، آیت:67.

24.تشارک: دوافراد کا باہم مل کر کسی کام کو اس طرح کرنا کہ دونوں میں سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی ہو، جیسے: "وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ[41]" میں "نبز" ایسا کام ہے جس کو کرنے سے روکا جارہا ہے یعنی تم ایک دوسرے کو برے ناموں سے نہ پکارو۔

25.تخییل: فاعل کا اپنے اندر ماخذ کے حصول کا بتکلف اظہار کرنا جبکہ حقیقت میں حاصل نہ ہو، جیسے: "قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوْا[42]" میں "آمَنَّا" فعل ہے اور "إیمان" ماخذ ہے جس کے حصول کا منافقین بتکلف اظہار کر رہے تھے جو کہ حقیقت میں ان کے دلوں میں نہیں تھا اسی لیے اللہ تعالی نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما دیا کہ آپ ان کو کہہ دیں کہ تم مومن نہیں ہو۔

26.تخییر: فاعل کا اپنے لیے ماخذ اختیار کرنا، جیسے: "اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا[43]" میں ایمان والوں نے اپنے لیے ماخذ یعنی "إیمان" اختیار کیا۔

---

[41] ترجمہ: ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو۔ سورۃ الحجرات، آیت:11.

[42] ترجمہ: گنوار بولے ہم ایمان لائے تم فرمادو تم ایمان نہ لائے۔ سورۃ الحجرات، آیت:14.

[43] ترجمہ: اللہ والی ہے مسلمانوں کا۔ سورۃ البقرۃ، آیت:257.

27.تعمّل: فاعل کا ماخذ کو عمل میں لانا، جیسے: "وَإِذَا كَالُوْهُمْ أَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ[44]" میں "کالوا" اور "وزنوا" دونوں افعال ہیں جن کے ماخذ یعنی "کیل" اور "وزن" کو فاعل عمل میں لایا ہے یعنی یہ لوگ جب دوسروں کے لیے کیل اور وزن کو عمل میں لاتے ہیں تو ان کے حق میں کمی کرتے ہیں۔

28.صیرورت: فاعل کا صاحبِ ماخذ ہونا، جیسے: "فَتَعَالَى اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ[45]" میں فاعل، صاحبِ ماخذ یعنی "علوّ" ہے۔

29.طلب ماخذ: فاعل کا ماخذ طلب کرنا، جیسے: "الَّذِيْنَ إِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ[46]" میں "اکتالوا" فعل ہے جس کا ماخذ "کیل" ہے اور کیل کو فاعل نے طلب کیا ہے یعنی یہ لوگ جب دوسروں سے اپنے لیے کیل طلب کرتے ہیں تو پورا لیتے ہیں، اپنے حق میں کمی بالکل برداشت نہیں کرتے۔

---

[44] ترجمہ: اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں۔ سورۃ المطفّفین، آیت:3.

[45] ترجمہ: تو سب سے بلند ہے اللہ سچا بادشاہ۔ سورۃ طٰہٰ، آیت:114.

[46] ترجمہ: وہ جب اوروں سے ماپ لیں تو پورا لیں۔ سورۃ المطفّفین، آیت:2.

30.حسبان: فاعل کا مفعول کو ماخذ کے ساتھ موصوف گمان کرنا، جیسے: "فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوْا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَاؤُوْا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ[47]" میں جادوگروں نے لوگوں کو ماخذ یعنی "رھب" کے ساتھ موصوف گمان کیا۔

31.تعجّب: کسی چیز کا سبب جان کر، فاعل کے دل میں جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اسے تعجب کہا جاتا ہے، جیسے: "إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَّغْفِرَلَنَا خَطَايَانَا[48]" میں فعل "نطمع" کے فاعل کو مغفرت کا سبب جان کر، مغفرت کی بہت طمع ہے اور سبب اللہ کی اپنے بندوں سے محبت ہے۔

32.حینونت: فاعل کا ماخذ کے وقت کو پہنچنا، جیسے: "وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوْتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ[49]" میں فرمایا گیا ہے کہ نفس پر موت کا وقت تب آتا ہے جب اللہ کا حکم ہو، اس میں "موت" ماخذ ہے۔

---

[47] جب انہوں نے ڈالا لوگوں کی نگاہوں پر جادو کر دیا اور انہیں ڈرایا اور بڑا جادو لائے۔ سورۃ الأعراف، آیت:116.

[48] ترجمہ: ہمیں بہت طمع ہے کہ ہمارا رب ہماری خطائیں بخش دے۔ سورۃ الشعراء، آیت:51.

[49] ترجمہ: اور کوئی جان بے حکم خدا مر نہیں سکتی۔ سورۃ آل عمران، آیت:145.

33.قصر: اختصار کے پیشِ نظر مرکب سے کلمہ بنالینا، جیسے: "وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ"[50] میں اللہ کی تکبیر کہنے کا حکم ہے اور تکبیر سے مراد "الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر" ہے۔

34.لیاقت: فاعل کا ماخذ کے لائق ہو جانا، جیسے: "إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ"[51] میں "وَهَنَ" فعل ہے جس کا ماخذ "وَهْنٌ" ہے اور اس کے لائق ہڈیاں ہوئی ہیں۔

35.لبس ماخذ: فاعل کا ماخذ پہننا، جیسے: يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ[52] میں "المدثر" اسم فاعل شبہ فعل ہے جس میں فاعل یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ماخذ یعنی "دثار" اوڑھے ہوئے ہیں۔

36.کثرت ماخذ: ماخذ کے معنی میں کثرت اور زیادتی کا ہونا، جیسے: "وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ وَجَعَلَكُمْ

---

[50] ترجمہ: اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو۔ سورۃ المدثر، آیت: 3.

[51] ترجمہ: میری ہڈی کمزور ہو گئی۔ سورۃ مریم، آیت: 4.

[52] ترجمہ: اے چادر اوڑھنے والے۔ سورۃ المدثر، آیت: 1.

مُلُوْكًا[53]"میں "**اذکروا**"فعل ہے جس کے معنی میں کثرت اور زیادتی ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا: اے میری قوم! اللہ تعالیٰ نے جس نعمتؔ سے تم کو نوازا ہے اسے کثرت سے یاد کرو۔

37.**تأذّی:** فاعل کا ماخذ سے تکلیف اٹھانا، جیسے: "**وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ**[54]"میں "**مرضت**" فعل ہے جس میں فاعل کو ماخذ یعنی "**مرض**" کی وجہ سے تکلیف ہے۔

38.**مطاوعت:** ایک فعل کے بعد دوسرا فعل کسی اور باب سے یہ بتانے کے لیے لانا کہ مفعول پر جو پہلا فعل واقع ہوا تھا، اس فعل کا اثر مفعول نے قبول کر لیا ہے، جیسے: "**إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ**[55]"میں گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "**إِذَا شَقَقْنَا السَّمَاءَ فَقَدِ انْشَقَّتْ**" یعنی جب ہم آسمان کو پھاڑے گے تو وہ پھٹ جائے گا۔ پہلا فعل ثلاثی مجرد سے ہے جبکہ دوسرا ثلاثی مزید فیہ سے ہے۔

39. **تحوّل:** فاعل کا عین ماخذ یا مثل ماخذ ہونا، جیسے: "**لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ**

---

[53] ترجمہ: اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا: اے میری قوم! اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب اس نے تم میں سے انبیا پیدا فرمائے اور تمہیں بادشاہ بنایا۔ سورۃ المائدۃ، آیت: 20.

[54] ترجمہ: اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ سورۃ الشعراء، آیت: 80.

[55] ترجمہ: جب آسمان پھٹ جائے گا۔ سورۃ الانشقاق، آیت: 1.

رَحِيْمٌ [56]"میں" رحیم "فعیل بمعنی فاعل ہے اور اسم فاعل فعل معروف کے معنی میں ہوتا ہے۔ بہرحال اس میں " رحمة" ماخذ ہے جس کا عین، فاعل ہے یعنی حضور علیہ الصلوۃ والسلام مؤمنین کے لیے عین رحمت ہیں جیساکہ اللہ کریم نے واضح طور قرآن میں فرمایا: "وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ [57]"یعنی ہم نے آپ کو سب جہانوں کے لیے سراپا رحمت بنا کر بھیجاہے۔اس میں" رحمة"مصدر ہے جو کہ اسم فاعل کی تاویل میں ہے ورنہ وصف محض کا ذات پر حمل لازم آئے گا جو کہ درست نہیں، اور "لَيّثٌ زَيْدٌ"یعنی زید بہادری میں شیر کی مثل ہو گیا، اس مثال میں "ليث" ماخذ ہے جس کی مثل فاعل ہوا۔

40.دفع ماخذ: فاعل کا ماخذ کو دور کرنا، جیسے: "أَفَرَأَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ [58]"میں "تمنون" فعل ہے اور اس کا ماخذ "مني" ہے جسے دورانِ مباشرت فاعل اپنے سے دور کرتا ہے۔

---

[56] ترجمہ: بے شک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔ سورۃ التوبۃ، آیت:128.

[57] سورۃ الأنبیاء، آیت:107.

[58] ترجمہ: تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو گراتے ہو۔ سورۃ الواقعۃ، آیت:58.

41.ضرب ماخذ: فاعل کا مفعول کو ماخذ مارنا، جیسے: "اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ[59]" میں "فاجلدوا" فعل ہے اور "جَلْدٌ" یعنی کوڑا ماخذ ہے جس کے بارے میں حکم ہے کہ فاعل مفعول کو مارے۔

42.تحویل: فاعل کا مفعول کو عین ماخذ بنانا، جیسے: "كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ[60]" میں "يهوّدان" اور "ينصّران" دونوں فعل ہیں جن کے ماخذ "يهودي" اور "نصراني" ہیں، تو مطلب ہوا کہ والدین خود اپنی اولاد کو عین ماخذ یعنی یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔

43. تطلیه: فاعل کا کسی شے پر ماخذ ملنا، جیسے: "كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْءٌ[61]" میں "دَهَنَ" کا ماخذ "دهن" ہے جس کو فاعل نے اپنے سر پر ملا ہے۔

---

[59] ترجمہ: جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ سورۃ النور، آیت: 2.

[60] ترجمہ: ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ اس کو یہودی بنادیتے ہیں یا نصرانی۔ صحیح البخاری، جلد: 2، ص: 94، مطبوعہ: دار طوق النجاۃ۔

[61] ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی سفیدی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالوں کو تیل لگایا کرتے تو سفید بال نظر نہیں آتے تھے۔ صحیح مسلم، جلد: 4، صفحہ: 1822، مطبوعہ: دار احیاء التراث العربی بیروت۔

44.تخلیط: مفعول کو ماخذ کے ساتھ لیپنا، جیسے: "سئل محمد بن سيرين هل تُطَيَّنُ الْقُبُورُ؟ فقال: لا أعلم به بأسا[62]" میں "تطيّن" فعل ہے جس کا ماخذ "طين" ہے اور اسکے ساتھ مفعول یعنی قبروں کو لیپنے کا پوچھا جا رہا ہے۔

45.تجنّب: فاعل کا ماخذ سے بچنا، جیسے: "وَالْأَيْمَانُ الْمُؤَكَّدَةُ الَّتِي يَتَحَوَّبُ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْحِنْثِ بِهَا هِيَ الْحَلِفُ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ[63]" میں "يتحوّب" فعل ہے جس کے ماخذ یعنی "حوب" سے فاعل بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

46.اقتضاب: ایسی بناء جس کی کوئی اصل اور مثل نہ ہو اور ساتھ میں، حروف الحاق اور زائد للمعنی سے بھی خالی ہو، جیسے: "اِخْرَوَّطَ بهم السير" میں "اخروّط" (رفتار نے ان کو کھینچا) ایسا فعل ہے جس کی کوئی اصل اور مثل موجود نہیں اور نہ ہی اس میں کوئی حروفِ الحاق وزائد للمعنی ہیں۔ اسی طرح: "اجلوّذ بكر" (بکر تیز چلا) اور "اعلوّط البعيرَ[64]" (وہ اونٹ کی گردن پکڑ کر سوار ہوا)۔

---

[62] ترجمہ: امام محمد بن سرین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کیا قبروں کو گارے کے ساتھ لیپا جا سکتا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ مجھے اس میں کوئی حرج نظر نہیں آتا۔ مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد:3، صفحہ:28، مطبوعہ: مکتبۃ الرشد الریاض۔

[63] ترجمہ: پختہ قسمیں وہ ہوتی ہیں جن کو توڑنے کے گناہ سے مومن بچتا ہے اور وہ ہے اللہ کے ناموں اور اس کی صفتوں کی قسم اٹھانا۔ الابانۃ الکبری لابن بطۃ، جلد:6، صفحہ:193، مطبوعہ: دار الرایۃ للنشر والتوزیع، الریاض۔

[64] تمہید القواعد بشرح تسہیل الفوائد، جلد:8، صفحہ:3769، مطبوعہ دار السلام القاہرہ۔

47.عیب: باب افعلال اور افعیلال کے افعال میں عیب کے معنی کا پایا جانا، جیسے: "احولّ واحوالّ زید احولالا واحویلالا "یعنی زید بھینگا ہوا۔اسی طرح: "اعورّ واعوارّ زید اعورارا واعویرارا "یعنی زید ایک آنکھ سے اندھا ہوا۔

48.تألّم ماخذ: ماخذ کا محل تکلیف بننا، جیسے: "ظَھِرْتُ[65]"میں "ظھر"ماخذ ہے جو فاعل کے لیے محل تکلیف بنا۔

49.تحیّر: فاعل کا ماخذ سے حیران ہونا، جیسے: "غَزِلَ الصَّیَّادُ"یعنی شکاری ہرن کو دیکھ کر حیران ہو گیا، اس میں "غزال"ماخذ ہے جس کو دیکھ کر شکاری حیران رہ گیا۔

50.قطع ماخذ: فاعل کا ماخذ کاٹنا، جیسے: "عَذَّقَ النَّجَّارُ"یعنی بڑھئی نے ٹہنی کاٹی، اس میں "عِذْق"ماخذ ہے جس کو فاعل نے کاٹا ہے۔

51.ترک ماخذ: فاعل کا ماخذ ترک کرنا، جیسے: "عَرِفَ بَکْرٌ" (بکر نے خوشبو چھوڑ دی)میں فاعل نے ماخذ یعنی "عَرْف" کو چھوڑا ہے۔

---

[65] ترجمہ: مجھے پشت میں درد ہوا۔

52.تعریض: فاعل کا مفعول کو ماخذ کی جگہ لے جانا، جیسے: "أباع بکر بقرة[66]" میں "أباع" فعل ہے جس کا فاعل مفعول کو منڈی لے گیا۔

[66]ترجمہ: بکر گائے کو منڈی لے گیا۔